بسم اللہ الرحمن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ
الفضل ربوہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم جمعہ
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۵۳	۱۴ امان ۱۳۴۵ ہش ۱۱ ذیقعد ۱۳۸۵ھ ۴ مارچ ۱۹۶۶ء	جلد ۵۵/۲۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ۲ دو جنتوں کا ذکر کیا ہے

ان میں سے ایک دنیا کی جنت ہے، اور وہ نماز کی لذت ہے،

"نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو۔ وفا اور صدق کا خیال رکھو۔ اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو وہ کافر اور منافق ہیں جو کہ نماز کو منحوس کہتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ نماز کے شروع کرنے سے ہمارا فلاں فلاں نقصان ہوا ہے۔ نماز ہرگز خدا کے غضب کا ذریعہ نہیں ہے جو اسے منحوس کہتے ہیں ان کے اندر خود زہر ہے جیسے بیمار کو شیرینی کڑوی لگتی ہے ویسے ہی ان کو نماز کا مزا نہیں آتا۔ یہ دین کو درست کرتی ہے۔ اخلاق کو درست کرتی ہے' دنیا کو درست کرتی ہے۔ نماز کا مزا دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے۔ لذّات جسمانی کے لئے ہزاروں خرچ ہوتے ہیں اور پھر ان کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں۔ اور یہ مفت کا بہشت ہے جو اُسے ملتا ہے۔ قرآن شریف میں دو جنّتوں کا ذکر ہے ایک ان میں سے دُنیا کی جنّت ہے اور وہ نماز کی لذّت ہے۔

نماز خواہ نخواہ کا ٹیکس نہیں ہے بلکہ عبودیت کو ربوبیت سے ایک ابدی تعلق اور کشش ہے۔ اس رشتہ کو قائم رکھنے کے لئے خدا تعالےٰ نے نماز بنائی ہے اور اس میں ایک لذّت رکھ دی ہے جس سے یہ تعلق قائم رہتا ہے ... اگر نماز میں لذّت نہ ہو تو وہ رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔ دروازہ بند کر کے دُعا کرنی چاہیئے کہ وہ رشتہ قائم رہے اور لذّت پیدا ہو جو تعلق عبودیت کا ربوبیت سے ہے وہ بہت گہرا اور انوار سے پُر ہے جس کی تفصیل نہیں ہو سکتی جب وہ نہیں ہے تب تک انسان بہائم ہے۔ اگر دو چار دفعہ بھی لذّت محسوس ہو جائے تو اس چاشنی کا حصّہ مل گیا لیکن جسے دو چار دفعہ بھی نہ ملا وہ اندھا ہے۔ مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖ أَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ أَعْمٰى۔ آئندہ کے سب وعدے اسی سے وابستہ ہیں۔ ان باتوں کو فرض جان کر ہم نے تبلا دیا ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۷۰، ۳۷۱)

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۳ مارچ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

۔۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت کل بروز جمعہ مورخہ ۴ مارچ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں بعض خاص علمی تقاریر ہونگی۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بھی اس موقعہ پر رونق افروز ہوں گے۔ احباب اس موقعہ سے استفادہ فرمائیں۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری

۔۔ عزیزہ امۃ العزیز بنت مکرم ڈاکٹر جلال الدین صاحب کراچی چند دنوں تک حج کے لئے روانہ ہو رہی ہیں۔ ان کے شوہر چوہدری نذیر احمد صاحب ایم۔ ایس سی واقفِ زندگی ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی گھانا سے مکہ معظمہ پہنچیں گے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان دونوں کو بخیر و عافیت فریضہ حج کی توفیق عطا فرماتے ہوئے اس کے فیوض و برکات سے متمتع فرمائے اور سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ (نذیر احمد مبشر ربوہ)

مستورات کے لئے ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے بموجب یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ مستورات کے لئے حضور کی زیارت کے واسطے جمعہ اور اتوار کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ اس دن ۳ بجے بعد دوپہر وہ زنانہ حصہ کی جانب آکر شرف زیارت حاصل کر سکیں گی۔ دوسرے دنوں اور دوسرے اوقات میں تشریف لانے سے حتی الامکان احتراز فرما کر ممنون فرمائیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ

جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

تعلیم الاسلام کالج کی کانووکیشن بروز اتوار ۱۳ مارچ ۱۹۶۶ء صبح نو بجے ہونا قرار پائی ہے۔ کالج کے تمام طلباء جنہوں نے ۱۹۶۵ء میں بی۔ اے۔ بی۔ ایس سی امتحان پاس کیا ہے شمولیت کے لئے بروقت ربوہ حاضر ہو جائیں ریہرسل ۱۲ مارچ کو ۵ بجے شام کالج ہال میں منعقد ہوگی۔

گوڈن اور ہڈ یونیورسٹی ڈیلرز سے حسب سابق مل سکیں گے

قاضی محمد اسلم (ایم۔ اے کینٹ)
پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ مارچ ۱۹۶۶ء

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

دنیا میں آج تک ہزاروں شخصیتیں معرض وجود میں آئی ہیں جو اپنے خاص ہنر میں اور کسی خاص کارنامے کی وجہ سے اپنے نقوش صفحہ تاریخ پر گہرے ثبت کر گئی ہیں۔ اور جن کے نام مثالی حیثیت اختیار کر گئے ہیں۔ مثلاً نوشیرواں اپنے عدل و انصاف کی وجہ سے زبان زد خاص و عام ہے۔ ارسطو اپنے فلسفہ کی وجہ سے نام آور ہے سکندر اعظم اپنی ملکی فتوحات کی وجہ سے زندۂ جاوید بن چکا ہے۔ اسی طرح ہزاروں نام ہیں جو صرف تاریخ انسانی کے صفحات کے زیب و زینت ہیں بلکہ جو بچہ بچہ کی زبان پر ہیں اور جن کی لوگ اس خاص وصف میں مثال دیتے ہیں جو ان کی ذات میں موجود تھے۔ ان ناموں میں سے بعض وہ ہیں جن کو عوام نے اپنا خدا تک بنا لیا ہے مثلاً کرشن، رام، یسوع مسیح انہیں آج بھی لوگ خود خدا یا خدا کا بیٹا سمجھ کر پوجتے ہیں۔ چونکہ یہ بندگان حق عام انسانی سطح سے ہر لحاظ سے کچھ اتنے بلند ہوتے ہیں کہ عوام ان کو مافوق البشر خیال کرنے لگتے ہیں۔ دنیا میں ایک خاص وقت تک ایسا ہوتا آیا ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام شاید آخری ایسے انسان ہیں۔ جن کو خود خدا تعالےٰ یا خدا تعالیٰ کا بیٹا مان لیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ لوگ دنیا میں اس لئے آئے تھے کہ اسی مغالطہ سے لوگوں کو نکالا جائے اور توحید باری تعالےٰ کو دلوں میں قائم کیا جائے۔ مگر انسان ان لوگوں کے اوصاف سے ایسے متاثر ہوتے رہے ہیں کہ وہ ان کو عام بشر سمجھنا ان کی توہین خیال کرتے ہیں۔ افسوس ہے کہ آج ان لوگوں کی تعلیمات بھی بگاڑ دی گئی ہیں۔ اور رفتار زمانہ سے یہ مغالطہ ابھی تک لوگوں کے دلوں میں زندہ موجود نظر آتا ہے۔ آج دنیا میں صرف قرآن کریم ہی ایسی کتاب موجود ہے۔ جس نے اس مغالطہ کا ہمیشہ تک کے لئے خاتمہ کر دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان سے فرماتا ہے۔

قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی

یعنی اے ہمارے رسول لوگوں سے کہہ دو کہ میں تمہاری طرح ایک بشر ہوں مجھ پر اللہ تعالےٰ کی وحی نازل ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں بار بار اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ بشر اللہ تعالےٰ کا محض ایک بندہ ہوتا ہے۔ اور جو بشر عبدیت میں کمال کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ چاہے تو اس کو اپنی وحی سے نوازتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ لوگوں کو اپنا پیغام پہنچاتا ہے۔ اس تعلیم کے بعد اب یہ ممکن نہیں رہا کہ کوئی صاحب عقل انسان کسی بشر کو خواہ اس میں کتنے بھی کمالات موجود ہوں خدا تعالیٰ بنا لے۔ چنانچہ آج وہ لوگ جنہوں نے انسانوں کو خدا بنا لیا ہوا ہے اپنے عقائد کا از سر نو جائزہ لے رہے ہیں۔ ان میں سے بعض تو اسلامی نظریہ کو قبول کر لیتے ہیں۔ اور بعض دہریت کی طرف چلے جاتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْــَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝

(سورۃ انبیاء ۹)

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝ (انبیاء ۲۶)

قرآن کریم میں ایک اور جگہ آتا ہے کہ کوئی رسول یہ نہیں کہتا کہ مجھ کو خدا بنا لو اور پوجو۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے سورہ انبیاء ہی میں سیدنا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا حوالہ دے کر فرمایا ہے۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۝ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۝ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۝ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّىْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝ (انبیاء ۲۷، ۲۸، ۲۹)

ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے تمام معاملہ صاف صاف بیان کر دیا ہے اور بتایا ہے کہ خدا تعالےٰ تو کیا جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کا ایک بیٹا ہے وہ اللہ تعالےٰ کی توحید پر داغ لگانے کی کوشش کرتے ہیں اس کی صفت تو یہ ہے کہ

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

فرماتا ہے نہ تو اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ اس کو کسی نے جنا ہے۔ اور نہ ہی اس کی کوئی کفو ہے۔ یعنی اس کی جنس کی کوئی اور ہستی موجود نہیں ھو اللہ احد۔ وہ ذات واحد ہے، ایک ہی ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کی ایک دلیل دیتا ہے۔

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (انبیاء ۲۳)

یعنی اگر ارض و سما میں اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی اور ہستی بھی اس کی ہمسر یا اس کے بیٹے کی صورت میں موجود ہوتی تو ارض و سما میں فساد برپا رہتا۔ جس طرح اگر ایک ملک میں دو بادشاہ ہوں جن کی حکومت برابر کا درجہ رکھتی ہو۔ تو ملک میں خانہ جنگی کا رہنا لازمی ہے۔ ایک کہتا کہ یہ کام یوں ہونا چاہیئے۔ اور دوسرا کہتا کہ نہیں یوں ہونا چاہیئے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ آج انسان نے جمہوریت کے اصول پر بھی جو نظام ترتیب دیئے ہیں ان میں بھی ایک ہی شخص آخری اختیارات کا مالک ہوتا ہے۔ اگر ایسے دو شخص ہوں جن کے یکساں اختیارات ہوں تو کوئی جمہوری سے جمہوری حکومت بھی ایک دن کیا ایک لمحہ کے لئے نہیں چل سکتی۔ اسی طرح اس پر حکمت کارخانے کا خالق اور مالک بھی ایک ہی ہے۔ ورنہ یہ کارخانہ پہلے ہی لمحہ میں درہم برہم ہو کر رہ جاتا۔

اگر دو خدا ہوتے یا ایک خدا باپ اور دوسرا خدا اس کا بیٹا ہوتا تو دونوں میں ضرور اختلاف رائے ہوتا۔ اگر کہا جائے دونوں میں اختلاف ہو نہیں سکتا۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ دو وجودوں کے پھر معنی ہی کیا ہوئے۔ دو وجود تو اسی صورت میں دو ہو سکتے ہیں۔ جب ایک کو دوسرے وجود سے ممیز کیا جا سکے۔ اب جو چیز بھی دونوں میں تمیز پیدا کرتی ہے۔ وہ اختلاف ہی ہو سکتی ہے۔ مثلاً ایک باپ ہے اور ایک بیٹا تو ظاہر ہے کہ باپ کی صفت "یلد" ہوگی۔ اور بیٹے کی صفت "یولد" ہوگی ایک جننے والا ہوگا اور ایک جنا گیا۔ اب جننے والا لازماً جنے گئے سے مختلف ہے۔ جب مختلف ہوئے تو اختلاف لازمی ہے۔ باپ کہے گا کہ میں انسان پیدا کرتا ہوں۔ بیٹا کہے گا کہ میں انسان نہیں چاہتا۔ اسی طرح ہر بات میں اختلاف ہو سکتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ باپ بیٹا کچھ بھی پیدا نہیں کر سکیں گے۔ اور ہو سکتا ہے کہ ایک دوسرے پر حملہ کر دے۔ اور دونوں باہم لڑتے ہی رہیں۔ اس کا ذرا سا بھی امکان خالقیت اور مالکیت کے منافی ہے۔ اس لئے توحید باری تعالےٰ ہی حقیقت ہو سکتی ہے۔ نظام کائنات کا اسی طرح ہمیشہ کے لئے چلتے چلے جانا خود اس بات کا ثبوت ہے کہ "ھو اللہ احد" وہ ذات پاک ایک ہی ہے۔ کیونکہ اگر واحد خدا تعالےٰ کے سوا کوئی اور بھی ہوتا تو زمین و آسمان میں فساد برپا ہوتا۔

الغرض اسلام کی جاودانی تعلیمات نے اس خدشہ کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا ہے کہ لوگ اللہ تعالےٰ کے سوا کسی اور چیز کو بھی خدا بنا کر پوجنا شروع کر دیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بت پرست اقوام میں بھی ایسے خدا رسیدہ انسان پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کے واحد ہونے پر شہادت دیتے رہے ہیں۔ مگر ان کی تعلیمات کو مسخ کر دیا گیا ہے اور بت پرستی کے جذبہ نے حقیقت کو اپنے گرد و غبار سے ڈھانپ دیا ہے۔

ہندوؤں میں بھی جو آج کل واحد بت پرست قوم ہے جو لکڑی۔ پتھر۔ اور مٹی کے دیوتا بنا کر پوجتی ہے۔ ایسے رشی منی ہوئے ہیں۔ جنہوں نے واحد خدا کی تعلیم دی ہے۔ مگر برہمنوں نے اپنے حلوے مانڈے کی خاطر عوام کو ہمیشہ گمراہ کیا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ جوں جوں اسلام کی تعلیمات دنیا میں پھیلتی چلی جائیں گی۔ ہر قسم کی بت پرستی اور دہریت بھی دنیا سے مٹ جائے گی۔ اور صرف

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

ہی سب کا دین و ایمان بن جائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ

اشارات

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

ایک فراموش شدہ کارنامہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ آخر دم تک مغربی تمدن و تہذیب کے خلاف سرتا پا جہاد بنے رہے۔ مغربیت کی نسبت حضور رضؓ کے جذبات و احساسات کتنے شدید تھے اس کا اندازہ "تفسیر کبیر" کے ان الفاظ سے لگائیے۔ فرمایا:-

"آج دجالی فتنہ جس رنگ میں دنیا پر غالب ہے اس کی وجہ سے کوئی چیز بھی اسلام کی باقی نہیں رہی ...... پس جب تک اسے مٹانے کے لئے ہمارے اندر دیوانگی نہ ہوگی جب تک ہمیں اس تہذیب مغربی سے بغض نہ ہوگا اتنا بغض کہ اس سے بڑھ کر ہمیں کسی اور چیز سے بغض نہ ہو اس وقت تک ہم کامیاب نہیں ہوسکتے ... ہمارے تن بدن میں تو ان کی ایک ایک چیز کو دیکھ کر آگ لگ جانی چاہیئے کیونکہ اسلام اور مغربیت ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتے یا اسلامی ثقافت زندہ رہے گی یا مغربیت زندہ رہے گی"۔

اسی تعلق میں حضور رضؓ نے ۱۹۳۸ء کے سالانہ جلسہ پر ارشاد فرمایا:-

"میرا ارادہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو آئندہ شمسی سنہ کی بجائے ہجری شمسی سنہ جاری کیا جائے ... اور آئندہ کے لئے عیسوی سنہ کا استعمال چھوڑ دیا جائے خواہ مخواہ عیسائیت کا ایک طوق ہماری گردنوں میں کیوں پڑا رہے"۔

(سیر روحانی جلد اوّل صفحہ ۹۸-۹۹ طبع ثانی)

حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے تجویز فرمودہ ہجری شمسی تقویم پر پچیس سال بیت چکے ہیں اور ہم ۱۳۴۵ سنہ ہش میں داخل ہوچکے ہیں مگر خدا کے اس اولوالعزم اور برگزیدہ وجود کا یہ فقید المثال اسلامی و تاریخی کارنامہ ابھی دبیز پردوں میں پوشیدہ ہے۔ حضور رضؓ کی یہ خواہش ہمیں دعوت فکر و عمل دے رہی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ اور فرزند خامس

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ نے ۱۴ جون ۱۹۰۸ء کو ایک رسالہ "وفات مسیح موعودؑ" کے نام سے شائع کیا جس میں حضرت مرزا مبارک احمد مرحوم کے قائمقام "فرزند خامس" سے متعلق پیشگوئی کے بارے میں تحریر فرمایا:-

"مبارک احمد کے بدلہ میں اگر اللہ تعالیٰ اس کا نعم البدل عطا کرے جس کا ہم کو یقین ہے کیونکہ اللہ و رسول کا ہم سے وعدہ ہے کہ اگر ہر ایک ہم سے انا للہ وانا الیہ راجعون اللّٰھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیراً منہا دل سے پڑھے تو اسے نعم البدل عطا ہوتا ہے۔ پس ہم نے ایمان سے اس کو پڑھا اور جس دن پانچواں مبارک احمد کا بدلہ دنیا میں آیا اور علم فرائض ولابن الابن حکم الابن موجود ہے تو آپ لوگ کیا کریں گے"۔

(صفحہ ۲۳)

یاد رہے عربی زبان میں "ابن الابن" پوتے کو کہتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفہ اوّل رضؓ کی اس تحریر پر چھ ماہ بھی گزرنے نہیں دئے کہ اپنے فضل و کرم سے (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث) صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صورت میں "فرزند خامس" کو بھیج دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک وتمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ اور فرزند خامس

جون ۱۹۰۹ء میں ہی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اپنی سب سے پہلی تصنیف ("صادقوں کی روشنی کو کون دور کرسکتا ہے") میں تحریر فرمایا:-

"خدا کے وعدے ٹلا نہیں کرتے اور وہ پورے ہو کر رہتے ہیں۔ ان الہامات سے یہ مراد نہ تھی کہ خود حضرت اقدسؑ سے لڑکا ہوگا بلکہ یہ مطلب تھا کہ آئندہ زمانہ میں ایک ایسا شخص تیری نسل سے پیدا ہوگا۔ جو خدا کے نزدیک گویا تیرا ہی بیٹا ہوگا اور وہ علاوہ تیرے چار بیٹوں کے تیرا پانچواں بیٹا قرار دیا جائے گا۔ ... اس بات کی تائید خود حضرت اقدس کے اس الہام سے بھی ہوتی ہے جو کہیں اوپر درج کر آیا ہوں یعنی کفیٰ ھٰذا جس کے معنے یہ تھے کہ حضرت اقدس کے ہاں اب نرینہ اولاد نہ ہوگی۔ چنانچہ اس کے بعد دو لڑکیاں ہوئیں اور لڑکا کوئی نہیں ہوا اور خود حضرت اقدسؑ کا بھی یہی خیال تھا کیونکہ انہوں نے بھی ایک الہام جس میں بیٹے کی بشارت تھی اپنے پوتے پر لگایا تھا اگر ان کو خیال ہوتا کہ میرے ہی بیٹا ہوگا تو پوتے پر کیوں لگاتے"۔

(صفحہ ۱۵ مطبوعہ جون ۱۹۰۸ء)

الہامی بشارت بھارت سے متعلق

امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب "تفہیمات الٰہیہ" صفحہ ۲۰۳ میں یہ عظیم الشان بشارت دی ہے کہ اگر کبھی ہندوستان پر ہندوؤں کا اقتدار قائم ہوگیا تو اللہ تعالیٰ بالآخر ہندوؤں کے لیڈروں اور ان کی ممتاز شخصیتوں کو حلقہ بگوش اسلام کرکے وہاں اسلامی حکومت قائم کرنے کے سامان پیدا کردے گا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

"والذی اعتقدہ ان اتفق غلبۃ الھنود مثلاً علیٰ اقلیم ھندوستان غلبۃً مستقرۃ عامۃ وجب فی حکمۃ اللہ ان یلھم رؤسائھم التدین بدین الاسلام کما الھم الترک"

یعنی میرا اعتقاد ہے کہ اگر مثلاً ہندوستان پر کبھی ہندو قابض و متصرف ہوگئے تو اللہ تعالیٰ کی حکمت میں یہ واجب ہوگا کہ وہ ہندو رؤساء کو دین اسلام سے وابستہ ہونے کا الہام فرمائے جس طرح اس نے ترک کو الہام فرمایا۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحؒ کے اس لطیف استدلال کی تائید امام عصر حاضر سیدنا المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات و مکاشفات سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ حضورؑ نے اشتہار ۱۲ مارچ ۱۸۹۷ء میں تحریر فرمایا:-

"مجھے یہ بھی صاف لفظوں میں فرمایا گیا ہے کہ پھر ایک دفعہ ہندو مذہب کا اسلام کی طرف زور کے ساتھ رجوع ہوگا"۔ (تذکرہ طبع دوم صفحہ ۳۰۲)

اسی بناء پر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیس برس پیشتر ارشاد فرمایا تھا کہ

"کیا سپین ہم سے نکل جانے کی وجہ سے ہم اسے بھول گئے ہیں ہم یقیناً اسے نہیں بھولے ہم یقیناً ایک دفعہ پھر سپین کو لیں گے اسی طرح ہم ہندوستان کو نہیں چھوڑ سکتے یہ ملک ہمارا ہندوؤں سے زیادہ ہے ہماری سستی اور غفلت سے عارضی طور پر یہ ملک ہمارے ہاتھ سے گیا ہے ہماری تلواریں جس مقام پر جاکر کند ہوگئیں وہاں سے ہماری زبانوں کا حملہ شروع ہوگا اور اسلام کے خوبصورت اصول کو پیش کرکے ہم اپنے ہندو بھائیوں کو خود اپنا جزو بنالیں گے"۔

(الفضل ۶ اپریل ۱۹۴۶ء)

اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے کہ جماعت احمدیہ ہندوستان کی تبلیغی کوششیں جلد بارآور ہوں اور کیچا اور ہردوار کی جنگ میں اسلام کو جلد از جلد روحانی اور اخلاقی فتح نصیب ہو!

روس میں ایک عظیم الشان اسلامی انقلاب

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر روس کے مستقبل سے متعلق جو انکشافات ہوئے ان میں دو خاص طور پر اہمیت رکھتے ہیں:-

۱۔ زار روس کا تختہ حکومت اُلٹ دیا جائے گا اور وہاں ایک نیا نظام حکومت جنم لے گا ؎ زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

۲۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے ایک بار فرمایا:-

"میں اپنی جماعت کو رشیاہ (روس) کے علاقہ میں ریت کی مانند دیکھتا ہوں"۔

(تذکرہ طبع دوم صفحہ ۸۱۳)

روس میں اسلام و احمدیت کے پھیلنے اور کثرت سے پھیلنے کا امکان اس زمانہ میں بظاہر اتنا ہی بعید از قیاس ہے جتنا جنگ عظیم اوّل سے قبل زار روس کی تباہی کا تصور۔ مگر خدا نے بظاہر اس ناممکن امر کو خارق عادت رنگ سے پورا کرکے بتادیا کہ اس کی دوسری پیشگوئی کے وقوع پذیر ہونے میں بھی کوئی بڑی سے بڑی مادی طاقت حائل نہیں ہوسکتی۔ یقیناً آسمان پر اس عظیم الشان اسلامی انقلاب کے برپا ہونے کا فیصلہ ہوچکا ہے مگر اس کا زمین پر نفاذ اس حکیم و خبیر اور قادر و توانا بادشاہ کے اشارہ "کُن" پر ہوگا اور

ہو کے رہے گا۔ انشاء اللہ العزیز ؎

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھا تا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن
دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
(المسیح الموعودؑ)

تکمیل ایمان کا عجیب معیار

شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے "عوارف المعارف" (باب ۶۳) میں مندرجہ ذیل حدیثِ نبویؐ درج فرمائی ہے۔

"وبلغنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انّہٗ قال لایکمل ایمان المرء حتّی یکون الناس عندہٗ کالاباعر ثم یرجع الی نفسہٖ فیراھا اصغر صاغر"۔

یعنی ہمیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی شخص کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے نزدیک تمام لوگ اونٹ کی مینگنیوں کی طرح نہ ہو جائیں۔ پھر جب وہ اپنے نفس کی طرف رجوع کرے تو اسے اپنی ذات سب سے حقیر اور کمتر دکھائی دینے لگے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا سچ فرمایا ہے کہ

اے کرمِ خاکی چھوڑ دے کبر و غرور کو
زیبا ہے کبر حضرتِ ربِّ غفور کو
بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دار الوصال میں

پہلی صدی کی اہمیت اور جماعت احمدیہ کی اہم ذمہ داری

حضرت امیر المومنین سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے دو نہایت اہم ارشادات جو ہر احمدی کو ہر لحظہ اپنے پیشِ نظر رکھنا ضروری ہیں:۔

پہلا ارشاد:۔

"پہلی صدی ہی ایسی ہوتی ہے جس میں اللہ کی قائم کردہ جماعت دنیا میں وسیع طور پر پھیل جاتی ہے اور ہم یہ ترقی حاصل نہیں کر سکتے جب تک لاکھوں آدمی ہر سال ہماری جماعت میں شامل نہ ہوں۔ اور اگر ہم نے پہلی صدی میں ہی اپنی جماعت کو دنیا پر غالب نہ کیا تو پھر اور کونسا وقت ہو گا جب ہم تبلیغ کا کام کریں گے جبکہ پہلی صدی ہی اپنے ساتھ عظیم الشان برکات رکھتی ہے اور پہلی صدی میں ہی تعلیم اور تربیت کا بہترین سامان مہیا ہوتا ہے۔ اگر ہم پہلی صدی میں تبلیغ کی طرف سے کوتاہی کریں گے تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ایک طرف ہماری ترقی کو ناقابلِ تلافی صدمہ پہنچے گا اور دوسری طرف ہماری جماعت کی تربیت میں فرق آجائیگا"۔
(الفضل ۱۴ جنوری ۱۹۳۲ء صفحہ ۵-۶)

دوسرا ارشاد:۔

"میں اعلان کرتا ہوں کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہماری جماعت اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور احیاءِ سنّت و شریعت کے لئے سرگرمِ عمل ہو جائے۔۔۔ آج گو صحابہ کی تعداد ہم میں قلیل رہ گئی ہے مگر پھر بھی یہ کام صحابہ کی زندگی میں ہی ہو سکتا ہے اور اگر صحابہ نہ رہے تو پھر یاد رکھو یہ کام کبھی نہیں ہو گا"۔
("انقلاب حقیقی" صفحہ ۱۱۳)

اللہ تعالیٰ کے حکم سے جماعتِ احمدیہ کی بنیاد ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء میں بمقام لدھیانہ رکھی گئی تھی۔ اس تاریخی واقعہ پر چھہتر سال گزر چکے ہیں اور صحابہ مسیح موعودؑ بھی اب خال خال رہ گئے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے قدوسیوں کا سایہ ہم پر اتنا لمبا کر دے کہ اُن کی زندگی میں اور اُن کے انفاسِ قدسیہ کے طفیل احمدیت کی پہلی صدی کے اختتام تک اسلام و احمدیت کو نمایاں غلبہ حاصل ہو جائے اور ہر جگہ کتاب اللہ اور سنّت رسول اللہ ہی کی فرمانبرداری ہو اور زمین کے مشرق و غرب نورِ محمدی سے جگمگا اٹھیں اللّٰھم آمین۔

"نفسی نقطۂ آسمان" کی پُر معارف تشریح

"نفسی نقطہ آسمان" کی الہامی اصطلاح کی ایک پُر معارف تشریح حضرت سیدنا المصلح الموعودؓ کے الفاظ میں:۔

"ہم بھی تصویریں ہیں اور ہم پر حملہ کرنے سے بھی کچھ نہیں ہوتا اگر تم دولاکھ توپیں چلا دو اور اگر تم تصویر کی دھجیاں بھی اُڑا دو تب بھی تم اس شخص کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے کیونکہ جو چیز تمہارے سامنے ہے وہ محض ایک نشان اور تصویر ہے اصل چیز تو آسمان پر ہے اور وہ تمہارے قبضہ اور تصرف سے باہر ہے۔ پس تمہیں اصل حقیقت کو دیکھنا چاہیئے۔ اور اس پر غور کرنا چاہیئے۔ ہم اصل نہیں ہیں اور اگر ہم اصل ہوتے تو دنیا ہمیں کبھی کی فنا کر چکی ہوتی ہم تصویریں ہیں اسی لئے دنیا ہمیں جتنا بھی نقصان پہنچاتی ہے دین کا کچھ نہیں بگڑتا تصویروں میں بعض دفعہ بادشاہ کا جلوس بھی دکھایا جاتا ہے اب اگر کوئی شخص بادشاہ کے جلوس پر گولیاں برسائے تو کیا بادشاہ مر جائے گا۔ اسی طرح ہم بھی تصویریں ہیں ہم کو خدا تعالےٰ نے اس لئے بھیجا ہے تاکہ اُس کی حکومت دنیا میں قائم ہو جس طرح تصویر پر گولی چلانے والا اصل کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اسی طرح اگر کوئی شخص ہم پر گولی چلاتا ہے تو گو ہم مر جاتے ہیں ہم ختم ہو جاتے ہیں لیکن اس مشن کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا جس کو قائم کرنے کیلئے اُس نے ہمیں کھڑا کیا ہے بلکہ اگر کوئی بادشاہ کے جلوس پر گولی چلاتا ہے تو بادشاہ کو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ لوگ میرے مخالف ہیں اور وہ پہلے سے بھی زیادہ سخت تدابیر اختیار کرتا ہے۔ پس اپنے اندر خدا تعالیٰ کی محبت اور اسکے ساتھ تعلق پیدا کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا انکے خلفاء بے شک بوجہ خدا تعالیٰ کا نمائندہ ہونے کے ادب کے قابل ہیں لیکن وہ مقصود نہیں۔۔۔ پس یہ سمجھ لو کہ تم جس کام کے لئے کھڑے ہو وہ خدا تعالیٰ کا ہے اور اس کے نام کو تم نے روشن کرنا ہے باقی ساری چیزیں اظلال کے طور پر ہیں اور اظلال آتے بھی ہیں اور جاتے بھی ہیں"۔
(الفضل ۲۲ ستمبر ۱۹۵۰ء صفحہ ۴)

نئے زاویے نئی منزلیں

برادرانِ احمدیت! آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضورؑ کے مقدس خلفاء کے مندرجہ بالا اقتباسات پر اگر گہری نظر سے غور کیا جائے تو ان میں سے ہر اقتباس ہمارے سامنے انداز فکر و تدبّر کے نئے زاویئے رکھتا ہے اور نئی منزلیں متعین کرتا ہے۔ اے کاش ہمیں اپنے پیارے ربّ کی طرف سے بصیرت کی نگاہیں اور اخلاص و ایمان کے بازو بھی عطا ہو جائیں تا اس کے دربار میں سرخرو ہو سکیں۔ وما توفیقنا الّا باللّٰہ العلی العظیم۔

حضرت سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ کی صحت کیلئے دعا کی تحریک

(حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب)

حضرت شاہ صاحب قریباً چار سال سے صاحب فراش ہیں اور قریباً دو سال سے تو آپکی یہ حالت ہو گئی ہے کہ آپ چلنا تو درکنار کھڑے بھی نہیں ہو سکتے۔ علاوہ ازیں آپ کو بیہوشی کے دَورے بھی ہو جاتے ہیں۔ بایں ہمہ آپ کے اندر شدید خواہش پائی جاتی ہے کہ کسی طرح بخاری شریف کے متعلق بقیہ کام کو انجام دے لیں۔ یہ بات جہاں آپ کے سچّا خادمِ دین ہونے کی دلیل ہے وہاں آپ کے عشقِ رسولِ پاکؐ کا بھی ثبوت ہے۔

یہ خاکسار آپ سے ۱۹۱۰ء سے واقفیت رکھتا ہے مجھے آپ کے جذبہ خدمتِ سلسلہ سے واقفیت حاصل ہے۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے آپ سے خدمتِ دین کا عہد لے کر عربی کی تعلیم کی تکمیل کیلئے غالباً ۱۹۱۲ء یا ۱۹۱۳ء میں آپ کو مصر بھجوا دیا تھا اور اس کام میں حضرت محمود رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی ہر ممکن معاونت فرمائی تھی۔ آپ ۱۹۱۴ء میں جنگ چھڑ جانے کی وجہ سے ہندوستان واپس آنے سے رُک گئے اور عربی اور ترکی زبان سیکھنے کا موقع مل گیا۔ آپ ۱۹۱۹ء میں ہندوستان واپس پہنچ کر اپنے مرکز قادیان پہنچ گئے اور اس وقت سے صاحبِ فراش ہونیکے وقت تک بڑی فدائیت کے ساتھ خدمتِ سلسلہ بجالاتے ہوئے حضرت المصلح الموعودؓ کے دست و بازو بنے رہے ہیں۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے نہ صرف اطاعت گزار اعلیٰ کارکن تھے بلکہ آپ حضورؓ کے ساتھ عقیدت و محبّت کے گہرے رشتہ سے بھی مرلوط رہے۔ باوجودیکہ آپ علم و فضل کے مالک ہیں مگر جب آپ سیّدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی خدمت میں سلسلہ کے کام کے لئے حاضر ہوتے تو یہ میرا مشاہدہ ہے کہ نہایت ہی مؤدب اور مجسّم اطاعت بن جاتے تھے۔

مَیں جملہ اہلِ دل اصحاب سے توقع رکھتا ہوں کہ بغیر کسی کی درخواست کے حضرت شاہ صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ کے لئے دردِ دل سے دُعا کریں گے کہ اللہ تعالےٰ حضرت شاہ صاحب کو صحتِ کاملہ و عاجلہ نصیب کرے اور ان کی اہلیہ محترمہ کو پُرسکون زندگی نصیب کرے۔

خاکسار حشمت اللہ

سکواڈرن لیڈر خلیفہ منیر الدین احمد صاحب شہید (ستارۂ جرأت) کا ذکرِ خیر

مکرم سردار رحمت اللہ صاحب محلہ دارالرحمت ربوہ

(ستارۂ جرأت) سکواڈرن لیڈر خلیفہ منیر الدین احمد صاحب شہید حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم سول سرجن جو کہ اولین صحابہ میں سے تھے۔ اور حضرت مصلح موعود علیہ السلام کے پہلے خسر تھے کے چشم و چراغ تھے۔ اور خلیفہ صلاح الدین احمد مرحوم کے سب سے چھوٹے بھائی تھے۔

آپ ۷ ستمبر ۱۹۲۷ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ ابھی صرف ۹ مہینے کے ہی تھے کہ ان کے والد بزرگوار کا انتقال ہو گیا۔ گھر میں سب سے چھوٹے ہونے اور خوبصورت اور نہایت اچھی عادات کی وجہ سے اپنے پرائے سبھی ان سے بہت محبت کیا کرتے تھے ان کے بہنوئی مرزا گل محمد صاحب مرحوم رئیس قادیان کی اس وقت کوئی اولاد نہ تھی انہوں نے ان کو اپنا بیٹا بنا لیا اور نہایت ناز و نعمت سے آخیر دم تک ان کی پرورش کی ان کی والدہ محترمہ جو کہ ہماری پھوپھی تھیں قادیان میں نہایت قابل احترام بزرگ خواتین میں سے تھیں۔ بہت عقلمند منتظم اور لجنہ اماء اللہ کی سرگرم رکن تھیں۔

خلیفہ منیر الدین احمد مرحوم میں بچپن سے ہی شرافت ہمدردی ادب حب الوطنی دلیری اور خدمت کا خاص جذبہ پایا جاتا تھا۔ سیر و سیاحت اور شکار کا بڑا شوق تھا یہی شوق بڑے ہو کر انہیں ۱۹۴۹ء میں ایئر فورس میں لے گیا۔ نشانہ بازی میں ہمیشہ ممتاز رہتے تھے۔ ایک مرتبہ میں نے انہیں باتوں باتوں میں کہا کہ منیر تم ایئر فورس میں کیا کرتے ہو گے۔ وہاں تو بڑے بڑے بہادر انسان ہوں گے۔ کہنے لگے بھائی جان! اگر کبھی موقعہ آیا تو آپ مجھے انشاء اللہ سب سے آگے پائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کر دکھلایا۔ میری ان سے آخری ملاقات ۹ ستمبر ۱۹۶۵ء یعنی ان کی شہادت سے صرف دو دن پہلے ان کی کوٹھی متصل ایئر فورس سرگودہا میں ہوئی۔ قریباً ایک بجے دن کا وقت تھا جب کہ میں ان کی کوٹھی پر پہنچا اس وقت دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے۔

حسب معمول نہایت ادب اور محبت سے ملے۔ کہنے لگے کہ بھائی جان کیا آپ ربوہ سے آ رہے ہیں گھر تو خیریت ہے نا بچوں اور بھاوجہ کا کیا حال ہے۔ آپا جان خیریت سے ہیں۔ مجھے بھاوجہ صاحبہ (ان کی بیگم) نے بتایا کہ یہ آج دو دن کے بعد ابھی گھر آئے ہیں۔

کہنے لگے کہ آجکل جنگ کے دن ہیں ہماری دن رات ڈیوٹی رہتی ہے۔ میں ابھی صرف تھوڑی دیر کے لئے گھر آیا ہوں اور ابھی پھر جا رہا ہوں۔ وہ جلد جلد باتیں کر رہے تھے اور میں محسوس کر رہا تھا کہ آج انہیں ڈیوٹی پر جانے کی بہت جلدی ہے میں نے دریافت کیا کہ سنائیے آج کل جنگ کا کیا حال ہے۔ پاکستان کی کیسی پوزیشن ہے بڑے جذبہ اور جوش سے کہنے لگے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم بہت کچھ کر رہے ہیں۔ بس آپ لوگوں کی دلی دعائیں ہمیں درکار ہیں۔ مزید گفتگو سے اجتناب کرتے ہوئے مجھ سے ہاتھ ملایا اور چلے گئے۔ میں ان کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ خدا جانے میرے دل کو اس وقت کیا ہو رہا تھا۔ میرا دل چاہتا تھا کہ میں دوڑ کر انہیں گلے لگا لوں۔ یہ ۹ ستمبر کی بات ہے اس سے دوسرے دن ۱۰ ستمبر کو انہوں نے دشمن کے علاقہ میں جا کر سخت لڑائی کے دوران دشمن کا ایک طیارہ مار گرایا مرحوم بہترین نشانچی شمار ہوتے تھے تیسرے دن ۱۱ ستمبر کو وہ پھر حملہ کرنے کے لئے گئے مجھے ان کے دو ساتھیوں نے بتایا کہ وہ ہم سے یہ کہکر گئے تھے۔ اچھا خدا حافظ آج میں انشاء اللہ دشمن کے اڈہ کو تباہ کر کے آؤں گا اور اپنی جان کی کوئی پرواہ نہ کروں گا۔ یہ اس جانباز بہادر اور مجاہد وطن کے آخری الفاظ تھے۔ اس مرد مجاہد نے جو کچھ کہا تھا بالکل وہی کر کے دکھا دیا۔ اس دلیر اور بہادر نوجوان نے دشمن کی آگ برساتی ہوئی توپوں کے درمیان اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے پے در پے سخت حملے کئے یہاں تک کہ دشمن کے اڈہ کو تہس نہس کر دیا۔ اور خود بھی وہیں شہید ہو گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہزار ہزار رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں شہید کی روح پر۔ اس سے قبل انہوں نے دشمن سے آٹھ مقابلوں میں حصہ لیا اور نہایت دلیری اور جرأت کا نمونہ دکھایا۔

ان کی اس بے مثال شجاعت اور دلیری پر صدر پاکستان نے انہیں ستارۂ جرأت کے اعزاز سے نوازا ہے۔

ایک جوان سال بیوہ اور تین سال کی بچی شہید کی یادگار ہیں۔ احباب ان کی درازیٔ عمر اور دین و دنیا میں کامیابی کے لئے دل سے دعا فرماویں۔

آمین

نظارتِ تربیت

زعماء انصار اللہ سے ضروری گذارش

قیادت تربیت مجلس انصار اللہ کا اہم پروگرام امسال حسب ذیل امور پر مشتمل ہے

۱۔ نماز با جماعت	۲۔ تربیت اولاد
۳۔ معاملات لین دین میں صفائی	۴۔ خلافتِ احمدیت کی اطاعت
۵۔ نظام جماعت کی پابندی	۶۔ مساجد کے آداب کو ملحوظ رکھنا

مجالس انصار اللہ سے گذارش ہے وہ مہربانی فرما کر مذکورہ بالا امور کو مدنظر رکھتے ہوئے احباب جماعت کو ان کی تلقین کرتے رہیں۔ اور اپنی کارکردگی کی رپورٹ مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

سابقون میں شامل ہونے کا ایک اور نادر موقعہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ ہمارے لئے جو دعاؤں کا خزانہ مہیا فرما گئے ہیں اس سے ہر احمدی کو مستفیض ہونے کی سعی لازم ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ایک ارشاد ہے کہ

"جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں"

اس ارشاد کے پیش نظر نہ صرف ۲۹ رمضان المبارک کی تاریخ تک اپنا چندہ ادا کرنے والے احباب امام وقت اور قارئین الفضل کی خاص دعاؤں کے مستحق ہیں۔ بلکہ ۳۱ مارچ تک بھی ایسے احباب ہم سب کی دعاؤں کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ پس جو دوست ۲۹ رمضان کی برکات سے مستفیض نہیں ہو سکے۔ وہ ۳۱ مارچ تک اپنا چندہ سو فیصدی ادا فرما کر اپنے محبوب امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اصطلاح کے مطابق سابقون کی فہرست میں شامل ہونے کی سعی بلیغ فرمائیں اس طرح دعاؤں کے اس قیمتی خزانہ سے مستفیض ہوں۔ جو حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مخلصین کے لئے مہیا فرما گئے ہیں۔

عہدیدار حضرات سے درخواست ہے کہ مقامی طور پر ۳۱ مارچ تک سو فیصدی چندہ ادا کرنے والے احباب کی فہرست اپریل کے پہلے ہفتہ میں دفتر ہذا کو مہیا کرنے کا خاص اہتمام فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

شکریۂ احباب

"والد محترم سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی آف منصوری کی وفات پر عزیزوں اور دوستوں نے جس طرح زبانی اور خطوط کے ذریعہ تعزیت کے پیغام بھیجے ہیں اور ہماری دلجوئی کی ہے اس کے لئے ہم ان سب کے بہت ممنون ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے آمین خطوط کا جواب فرداً فرداً دینا فی الحال ہمارے لئے بہت مشکل ہے۔ لہٰذا اخبار کے ذریعہ ان سب احباب کرام کا شکریہ ادا کرتے ہیں"

(سید محمد احمد۔ آف منصوری دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

تصحیح

:: اخبار الفضل مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۶۶ء کے صفحہ ۶ پر ایک فہرست "مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین" شائع ہوئی ہے اس کے شمار ۲۹۲ میں نام غلط چھپ گیا ہے درست اندراج حسب ذیل ہے محترمہ بیگم صاحبہ ملک عبدالعلی صاحب سیالکوٹ شہر۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ضرورت ہے

ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں پچاس روپیہ ماہوار الاؤنس پر سلاٹر ہاؤس سپرنٹنڈنٹ کی جز وقتی اسامی کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ امیدواران جو کم از کم کوالیفائڈ ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن ہوں ۱۵/۳/۶۶ تک چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ کو درخواست دے سکتے ہیں۔

چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ

جامعہ نصرت کی سالانہ اتھلیٹکس اور کھیلیں

بیگم رضیہ اعظم علی بیگ ڈائریکٹریس سپورٹس اینڈ گیمز آف پنجاب یونیورسٹی کی تشریف آوری

۲۰ فروری کو جامعہ نصرت کی سالانہ کھیلوں کا اہتمام کیا گیا۔ کالج کی یہ تقریب ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔

مکرمہ و محترمہ بیگم صاحبہ میر داؤد احمد صاحب نے کھیلوں کا افتتاح فرمایا۔ تقریب کا آغاز قومی ترانہ سے ہوا جس کے ساتھ ہی پاکستان کا پرچم فضا میں لہرایا گیا۔ اس کے بعد کالج کی طالبات نے سفید لباس میں ملبوس پُر وقار انداز میں اپنی اپنی جماعت کے امتیازی جھنڈے ہاتھوں میں لیکر مارچ پاسٹ کیا لاہور سے معزز مہمان کے تشریف لاتے ہی طالبات کے انہماک اور ذوق و شوق میں اضافہ ہو گیا اور تمام کھلاڑی طالبات نے پوری گرم جوشی سے آخر تک ہر کھیل میں حصہ لیا۔ ساڑھے تین بجے سہ پہر کھیلوں کے اختتام اور مارچ پاسٹ کے بعد محترمہ بیگم رضیہ اعظم علی بیگ نے کھلاڑی طالبات کو بڑے مؤثر اور دلنشین انداز میں خطاب فرمایا۔

اپنی تقریر کے آغاز میں آپ نے کھیلوں کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ کھیلیں زندگی کی بوجھل فضا میں صرف ایک تفریح حیثیت ہی نہیں رکھتیں۔ بلکہ ذہنی صلاحیت میں اضافہ کا باعث بنتی ہیں کھیلوں میں حصہ لینے سے کھلاڑی کی انفرادی خصوصیات بھی اجاگر ہوتی ہیں۔ صحت مند دماغ کے لئے صحت مند جسم لازمی ہے اور جسمانی صحت اچھی اور معیاری کھیلوں کے بغیر حاصل کرنا ناممکن ہے۔ جو قوم صحت مند کھیلوں میں ذوق و شوق سے حصہ لیتی ہے۔ وہ زندگی کے ہر شعبہ میں شاہراہ ترقی پر گامزن ہو جاتی ہے۔

کھیلوں کے فوائد گوناگوں اور دور رس ہوتے ہیں۔ جہاں یہ اعلیٰ کردار کی تشکیل میں مدد دیتی ہیں وہاں اتحاد اور تنظیم کے اعلیٰ اصولوں پر کاربند کر دیتی ہیں۔ قیادت اور جماعتی وقار کا احساس بھی اس سے پیدا ہوتا ہے۔

کالجوں میں پڑھنے والی طالبات قوم کا انتہائی قیمتی سرمایہ ہیں۔ آئندہ زندگی میں ان پر قومی تربیت کی ذمہ داریاں عائد ہوں گی۔ حالیہ جنگ میں یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی ہے کہ ہمیں۔ تربیت یافتہ اور ذہنی اور جسمانی اعتبار سے صحت مند خواتین کی ضرورت ہے جو بوقتِ ضرورت نہ صرف اپنے ملک اور اپنی عزت کی حفاظت کر سکیں بلکہ دشمن کو ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھنے کی ہمت نہ ہو۔ حکومت کی طرف سے بھی تعلیمی اداروں میں صحت مندانہ سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے اس سلسلہ میں عملی طور پر قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔ لہٰذا طالبات کو یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ وہ ابتدائی طبی امداد۔ ہوائی حملوں سے بچاؤ کے طریقے اور ذاتی دفاع کے طریقوں کی تربیت پوری طرح حاصل کر کے ملک و قوم کے لئے باعث افتخار ہوں گی۔ اپنی مختصر سی زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے ہم سب کو اس اصول پر کاربند رہنا چاہیئے کہ "مجھے دنیا سے صرف ایک بار گذرنا ہے جو کام کرنا ہے کر گذروں"۔

آپ نے جامعہ نصرت کی کھیلوں کے اعلیٰ معیار کی تعریف کرتے ہوئے محترمہ مس خلجی کی محنت اور اعلیٰ مساعی کو سراہا نیز یہ امید ظاہر کی کہ وہ کالج کی طالبات میں self defence یعنی ذاتی بچاؤ کی تحریک کو بھی کامیاب بنائیں گی۔ کیونکہ موجودہ حالات کا یہ اہم ترین تقاضا ہے۔ آپ نے ربوہ میں مدعو کئے جانے پر اظہار مسرت فرمایا۔

آپ کے ہمراہ لاہور کے سردار محمد گرلز ہائی سکول کی ہیڈ مسٹرس محترمہ وحیدہ روشن صاحبہ بھی تشریف لائی تھیں۔ انہوں نے حاضرین کی فرمائش پر اپنے تازہ کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔

آخر میں محترمہ بیگم رضیہ اعظم علی بیگ نے تمام جیتنے والی طالبات کو انعامات تقسیم فرمائے۔ امۃ الحنیف نے ہائی جمپ میں اپنا سابقہ ریکارڈ توڑا۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ امۃ الحنیف نے یونیورسٹی کی کھیلوں میں بھی تین امتیازی انعام حاصل کئے۔

چار بجے شام یہ تقریب کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

ذکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

قرآن کلاس

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ ارشاد کی تعمیل میں مختلف مقامات پر قرآن مجید ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے کے لئے کلاس جاری ہو رہی ہیں سب اطفال ان سے کما حقہ فائدہ اٹھائیں۔ والدین اور عہدیداران اطفال بھی نگرانی فرمائیں کہ سب بچے قرآن مجید ناظرہ اور پھر باترجمہ پڑھیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ)

اطفال الاحمدیہ کے امتحانات

بچپن میں سیکھی ہوئی بات عمر آخری ایام تک یاد رہتی ہے۔ اور کبھی نہیں بھولتی۔ اس لئے بچوں کی تربیت اور اخلاق کی درستی کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان کو اسی عمر میں دینی مسائل سے واقف کر دیا جائے تاکہ ان میں اعلیٰ اخلاق نشوونما پائیں۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ہر سال کتب کامیابی کی راہیں۔ کا امتحان لیتی ہے۔ بچے اس کے لئے خوب تیاری کریں۔ ان کا امتحان انشاء اللہ تعالیٰ امسال ۲۹ مئی بروز جمعہ کو ہوگا۔ مجالس امتحانی پرچوں کے منگوانے کے لئے ۱۵ اپریل تک مرکز میں لکھ دیں کہ ان کو کتنی تعداد میں پرچوں کی ضرورت ہوگی۔ قائدین کرام ناظمین اطفال اس سلسلہ میں تیاری شروع کر دیں۔ تعلیمی کلاس کے اجراء کے ذریعہ سے بچوں کو نصاب پر حاوی کرا دیں اور عملی حصہ کے لئے بھی کوشش کریں کہ وہ سرانجام پا جائے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

تقرر قائمقام امیر علاقائی خیرپور ڈویژن

صوفی محمد رفیع صاحب امیر علاقائی خیرپور ڈویژن نے حج پر جانے کے لئے رخصت کی درخواست کی تھی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان کی رخصت منظور فرماتے ہوئے ان کی واپسی تک کے عرصہ کے لئے قریشی عبدالرحمٰن صاحب آف سکھر کو قائمقام امیر علاقائی منظور فرمایا ہے۔ جملہ جماعتیں نوٹ فرما لیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

لجنہ اماء اللہ کے امتحانات

تمام لجنات کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ لجنہ مرکزیہ کے زیر انتظام سالِ رواں کا پہلا امتحان ۲۰ مارچ بروز اتوار لیا جائے گا۔ اسکے نصاب کے لئے دو سبز اشتہار اور پانچویں پارے کے نصف آخر کا ترجمہ ہوگا۔ چونکہ تیاری کے لئے وقت تھوڑا رہ گیا ہے اس لئے نصاب بہت مختصر رکھا گیا ہے۔

تمام لجنات کو چاہیئے کہ امتحان کی تیاری کروائیں اور زیادہ سے زیادہ ممبرات کو اس میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ماہنامہ الفرقان نصف قیمت پر

بعض احباب کرام کے عطیہ جات برائے توسیع اشاعت کی بناء پر اعلان کیا جاتا ہے کہ آخر مارچ ۱۹۶۶ء تک مندرجہ ذیل اصحاب کے نام نصف قیمت پیشگی (تین روپے صرف) بھیج کر آپ یا وہ خود ایک سال کے لئے رسالہ الفرقان ربوہ جاری کروا سکتے ہیں

(۱) غیر احمدی اور غیر مسلم احباب کے نام ۲۔ سکولوں اور کالجوں کے طلبہ کے نام

(۳) ایسے نادار احمدیوں کے نام جو رسالہ خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے

نوٹ:۔ یاد رہے کہ گنجائش بہر حال محدود ہے۔ پہلی ڈیڑھ صد درخواستوں کو ترجیح حاصل ہوگی۔ نصف قیمت پیشگی وصول ہوئے بغیر رسالہ جاری نہ ہو سکے گا۔ صرف نئے خریدار اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جلد توجہ فرما دیں۔

مینیجر رسالہ الفرقان ربوہ

اعلان دار القضا

محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ بیوہ بابو کرامت اللہ صاحب انبالوی ساکن محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ مرحوم بابو صاحب موصوف کی متروکہ جائداد کی میں شرعی و قانونی وارث ہوں۔ مرحوم کی کوئی اولاد نہیں ہے اس لئے میرے خاوند مرحوم کی وصیت کے مطابق ان کے کل متروکہ کا ⅓ بطور حصہ جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ادا کر کے باقی متروکہ جائداد میرے نام منتقل کر دی جائے مرحوم کا ترکہ حسب ذیل ہے:-

ایک مکان رقبہ دس مرلہ واقع محلہ دار الرحمت وسطی (۲) مبلغ چار ہزار (۴۰۰۰) روپیہ جو نظارت بیت المال ربوہ میں لگا ہوا ہے (۳) مبلغ ۱۷۵/- روپے کھاتہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع ہے۔ ۲۵۸-۹۳/۱۹۶۹

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

اطفال اور تحریک جدید

حضرت امیر المومنین کے تازہ ارشاد کی تعمیل میں ہر بچے کو تحریک جدید میں شامل ہونا چاہیئے۔ قائدین مجالس اطفال کے وعدے لے کر جلدی مرکز کو بھجوا دیں اور اس کی اطلاع ہمیں بھی دیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلان

تمام مربیان کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے مقامات میں قابل نکاح ذکور و اناث کی مفصل فہرستیں ضروری کوائف کے ساتھ تیار کر کے دفتر رشتہ ناطہ میں بھجوائیں۔ رشتہ ناطہ کے کام کے متعلق اپنی پندرہ روزہ رپورٹ میں اطلاع دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

کلینک

عام جسمانی اور آنکھوں کی بیماریاں؛
اوقات: صبح ۹ تا گیارہ شام ۳ تا ۸

ڈاکٹر محمد شریف ایم بی بی ایس
فزیشن اینڈ آئی سرجن
غلہ منڈی ربوہ۔ بالمقابل شاہد کلاتھ ہاؤس

خطرناک چارہ

یعنی شٹل، برسیم وغیرہ جانوروں کو بے خطر ڈالئے یا چرائیے بشرطیکہ چرانے والے کی جیب میں "اکسیر اپھارہ" کے پیکٹ ہوں۔ "اکسیر اپھارہ" جانور کے منہ میں یا زبان پر ڈالی اور منٹوں میں خطرناک اپھارہ غائب غیر مفید ہو تو واپسی قیمت کی گارنٹی۔ خود استعمال کیجئے اور

ان پڑھوں کو بھی بتائیے

کہ اکسیر اپھارہ کی موجودگی میں "اپریشن" جائز نہیں۔ فی پیکٹ ۷۵ پیسے درجن یا زیادہ پر ⅓ کمیشن دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی اکٹھی منگوانے میں فائدہ ہے پیکٹوں میں سالوں تک محفوظ اور موثر رہتی ہے حیوانات کی دیگر دواؤں کے لئے بھی ہم سے رجوع کریں۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

رجسٹریشن بورڈ کے امتحان کے لئے ہومیو رجسٹریشن کورس سوا دو روپے
ایچ پی فارمیسی دھوریہ (کھاریاں) گجرات

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق
منیجر روزنامہ الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں۔

ضروری اعلان

بل ماہ فروری ۱۹۶۶ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ ان بلوں کی رقوم ۱۰ مارچ تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہیئے
جو ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقوم ۱۰ مارچ تک دفتر ہذا میں نہیں بھجوائیں گے ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔ (منیجر)

خصوصی ہیرے
و دیگر بیش قیمت پتھر و خوش پسند و جدید قسم کے
زیورات دستیاب ہیں،
فرحت ٹی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۶۲۱۲۱

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۶۶ء کے صفحہ ۶ پر ایک فہرست "مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین" شائع ہوئی ہے اس کے شمار نمبر ۳۰ میں غلط اندراج چھپ گیا ہے۔ درست اندراج حسب ذیل ہے:-
محترمہ گلاب بی بی صاحبہ والدہ محمد شفیع صاحب چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

مکرم بشیر احمد صاحب کارکن الفضل کئی دنوں سے علیل ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین (لطیف احمد۔ ربوہ)

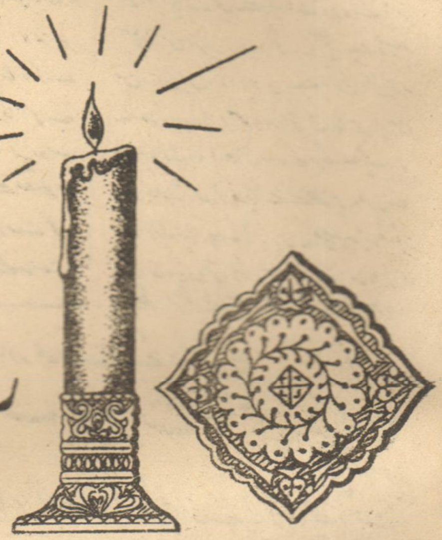

روپے
۱۰ والے انعامی بونڈ خریدیئے

شمع اک اور سر راہ جلائی جائے
راہ بھولی ہوئی قسمت کو دکھائی جائے

امید کی شمع روشن رکھئے۔ کون جانے قسمت اس بار آپ ہی پر مہربان ہو جائے۔

۱۵ اپریل ۱۹۶۶ء کی قرعہ اندازی میں شرکت کے لئے دس روپے والے انعامی بونڈ ۱۴ مارچ تک خرید لیجئے

انعامی بونڈ
وطن کی ترقی اور حفاظت کیلئے

بچت کیجئے

منظور شدہ بینکوں اور ڈاکخانوں سے مل سکتے ہیں

NATIONAL 450 D
DFP

ہمدرد نسواں (دافع اکی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس روپے

ہمیشہ اس بات پر غور کرتے رہو کہ احمدیت کے نور سے تم نے کیا فائدہ اٹھایا

سچائی کی اہمیت کو سمجھو اور کسی حال میں بھی اس سے منحرف نہ ہو!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایک نہایت اہم سوال کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حقیقت یہ ہے کہ یہ سوال ایک اہم ترین سوال ہے اور ہمیشہ اس بات پر غور کرتے رہنا چاہیئے کہ احمدیت کے ذریعہ خدا تعالےٰ کا ایک نور تو نازل ہوا مگر ہم نے اس نور سے کیا فائدہ اٹھایا ہے۔ مثلاً پانچ سات موٹی موٹی چیزیں ایسی ہیں جن کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ وہ اخلاق کے لئے مثال کے طور پر کام دیتی ہیں اور ہمارا فرض ہے کہ ہم ان باتوں کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں ان میں ایک چیز جو درحقیقت مومن کا ایک نشان ہے وہ سچائی ہے میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے بعض لوگ اس کی اہمیت کو پوری طرح نہیں سمجھتے بات کہیں گے تو خواہ جہالت سے سہی غفلت اور نادانی سے سہی ان کی بات میں سولہ آنے سچی نہیں ہوتی کچھ نہ کچھ جھوٹ اس بات کو خوبصورت بنانے کے لئے اس میں ضرور ملا دیتے ہیں پس آپ لوگوں کو ہمیشہ اپنی باتوں میں سچائی اختیار کرنی چاہیئے اور جھوٹ کے قریب بھی نہیں جانا چاہیئے

میں سمجھتا ہوں کہ جھوٹ ایک ایسی چیز ہے کہ اگر میرا کوئی عزیز یا دوست اس کا ارتکاب کرتا رہا ہو تو ناممکن ہے کہ مجھے اس کا علم نہ ہو کیونکہ جھوٹ بولنے والا کسی ایک بات میں جھوٹ نہیں بولتا بلکہ کئی باتوں میں جھوٹ بولتا ہے اور کئی واقعات ایسے ہوتے جن سے انسان یہ اندازہ لگا لیتا ہے۔ کہ اسے جھوٹ کی عادت ہے۔ اگر تمام لوگ یہ عہد کر لیں کہ انہیں جب بھی کسی دوست یا عزیز کا جھوٹ ثابت ہوگا تو وہ اسے چھوڑ دیں گے اور ہماری جماعت کے تمام دوست اس احساس کو ہمیشہ زندہ رکھیں اور جھوٹ سے ایسی نفرت اختیار کریں کہ انہیں اپنے کسی گہرے دوست کی محبت کی اس کے مقابلہ میں ذرا بھی پرواہ نہ ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ آہستہ آہستہ پانچ سات سال کے اندر اندر یہ عیب ہماری جماعت میں سے مٹ سکتا ہے جس طرح ایک کوڑھی کو تندرستوں سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح جھوٹے شخص کو فوراً الگ کر دینا چاہیئے اور اس وقت تک اس کا ساتھ نہیں دینا چاہیئے جب تک وہ توبہ نہ کرے اور اپنی حالت کی اصلاح نہ کرے دوسرے شخص کو جھوٹ پر دلیری اسی لئے پیدا ہوتی ہے کہ وہ سمجھتا ہے میرا دوست میرا ساتھ دے گا۔ لیکن اگر اسے معلوم ہو کہ میں جھوٹ بولا تو میرا دوست مجھ سے الگ ہو جائے گا اور مجھے ملامت

کرے گا تو وہ یقیناً جھوٹ سے بچنے کی کوشش کرے گا۔

جھوٹ اپنے دوست سے چھپ نہیں سکتا۔ اگر دوسرے کے جھوٹ پر پردہ ڈالنے کی بجائے اس کو ظاہر کیا جائے اور جھوٹ بولنے والے کے خلاف نفرت اور حقارت کا اظہار کیا جائے تو اس نقص کی خود بخود اصلاح ہو جائے۔ مگر افسوس ہے کہ جھوٹ کی برائی کو سمجھا نہیں جاتا ہے"

(الفضل ۲۹ اگست ۱۹۶۲ء)

اہل ربوہ کی خدمت میں ضروری گذارش

شوریٰ ۶۵ء کی سفارش (جسے سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی منظوری حاصل ہے) کے مطابق ربوہ میں ہاؤسپٹل کے اخراجات میں سے جماعت ربوہ کے ذمہ مبلغ تین ہزار روپیہ کی ادائیگی ہے یہ رقم تین سال میں ادا ہوتی ہے۔ وکالت انجمن احمدیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اس رقم کی ادائیگی کے لئے اس مالی سال یعنی ۳۰ اپریل ۶۶ء سے قبل ربوہ کے ہر گھر سے ایک روپیہ وصول کیا جائے۔ صدر ان محلہ جات نے اپنے حلقہ میں وصولی کے ذمہ داری لی ہے۔ لہٰذا ربوہ کے تمام اہالیان اس رقم کی ادائیگی میں فوری تعاون فرمائیں تاکہ یہ پہلی قسط وقت مقررہ تک ادا ہو سکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (صدر عمومی ربوہ)

وزارتی بات چیت کے نتیجہ میں

جموں و کشمیر کے تنازعہ کو بنیادی جھگڑا تسلیم کر لیا گیا

پریس کانفرنس میں جناب ذوالفقار علی بھٹو کا اعلان

راولپنڈی ۳ مارچ:۔ وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ وزارتی بات چیت کے نتیجہ میں جموں و کشمیر کو ہندوستان اور پاکستان کے درمیان بنیادی جھگڑا تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اس امر کا اعلان جناب بھٹو نے وزارتی کانفرنس کے اختتام پر کل رات گئے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ جموں و کشمیر کے مسئلہ کو منصفانہ اور آبرومندانہ طریق پر طے کرنا ضروری ہے تاکہ برصغیر میں پائیدار امن قائم ہو سکے انہوں نے مزید کہا دونوں ملکوں کی وزارتی کانفرنس میں بات چیت آگے بڑھی ہے اور کشمیر کے سوال پر بھی ٹھوس بحث ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا جموں و کشمیر کے لوگوں کی جدوجہد آزادی ایک جائز جدوجہد ہے اگر انہیں حق خود اختیاری نہ دیا گیا تو نو آبادیاتی نظام جو دنیا میں اب دم توڑ رہا ہے دوبارہ قائم ہو جائے گا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ہندوستان کے لوگ اس بات کی اہمیت کو محسوس کریں گے۔

ایک سوال کے جواب میں جناب بھٹو نے کہا یہ کانفرنس اس لحاظ سے بہت اہم تھی کہ ستمبر کی لڑائی کے بعد پہلی کانفرنس تھی اور یہ کہ اس میں اس امر کی اہمیت کو محسوس کر لیا گیا ہے کہ دونوں ملکوں کے تمام باہمی جھگڑے طے کرنا ضروری ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا بھارت کشمیر کے سوال پر بات چیت کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے؟ انہوں نے کہا حالات ایسے ہی ہیں کہ وہ اس بنیادی تنازعہ پر بات چیت کرنے پر آمادہ ہو۔ ایک اور سوال کے جواب میں جناب بھٹو نے کہا کہ سیالکوٹ کے علاقہ میں سے تین سیکٹروں سے بھارتی فوج نہیں ہٹی ہے ان میں سے ایک جگہ فوجی اعتبار سے بڑی اہم ہے چنانچہ اقوام متحدہ کو اس امر کی اطلاع دے دی گئی ہے

پاکستان اور بھارت کے درمیان

پہلی وزارتی کانفرنس کل رات اختتام پذیر ہو گئی

"اگر آئندہ مذاکرات میں کشمیر کا سوال اٹھایا گیا تو ہم اس کے پُرامن حل کیلئے بات چیت کریں گے" (سورن سنگھ)

راولپنڈی ۳ مارچ۔ اعلان تاشقند کے تحت پاکستان اور بھارت کی پہلی وزارتی کانفرنس کل رات گئے اسلام آباد میں ختم ہو گئی۔ کل کانفرنس کے تین اجلاس ہوئے آخری اجلاس شام کے ساڑھے چھ بجے سے سوا آٹھ بجے تک جاری رہا جس میں دونوں وفد ایک مشترکہ اعلامیہ جاری کرنے پر رضامند ہو گئے بھارتی وفد جو کانفرنس میں شرکت کے لئے منگل کی صبح کو اسلام آباد پہنچا تھا بدھ کو رات گئے ایک خاص طیارے میں دہلی روانہ ہو گیا

دہلی روانہ ہونے سے قبل بھارتی وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ اگر آئندہ مذاکرات میں کشمیر کا سوال اٹھایا گیا تو ہم اس کے پُرامن حل کے لئے بات چیت کریں گے

مشترکہ اعلان میں کہا گیا ہے کہ پہلی وزارتی کانفرنس میں پاکستان نے کشمیر کا مسئلہ حل کرنے پر زور دیا دونوں ملکوں کے نمائندوں نے اس امر سے اتفاق کیا کہ تمام جھگڑے پُرامن طور پر بات چیت کے ذریعے طے ہونے چاہئیں۔ اس امر پر بھی اتفاق کیا گیا کہ نئی دہلی میں وزارتی سطح کی ایک اور کانفرنس منعقد کی جائے۔ جس میں پاک بھارت مسائل پر مزید تبادلہ خیالات کیا جائے اس کانفرنس کی تاریخ کا اعلان عنقریب کر دیا جائے گا۔

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴)